Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۲

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ
۱۱ر جمادی الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳	۱۳ر نبوت ۱۳۳۸ھش ۱۳ر نومبر ۱۹۵۹ء	نمبر ۲۶۸

ضروری اشیأ کے نرخ مناسب حد سے بڑھنے نہیں دیئے جائینگے

جناب اختر حسین گورنر مغربی پاکستان کا اعلان

لاہور ۱۲ر نومبر، صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے کل صبح کہا کہ اگر صوبہ میں دودھ، گھی، گوشت، ترکاری اور ضروری اشیائے خوردنی کے نرخ بدستور روبہ اضافہ رہے تو حکومت کو مجوزہ سخت اقدامات کرنے پڑیں گے۔

آپ نے کہا کہ اگر کسی چیز کے نرخوں میں محض اس بناء پر اضافہ ہو جائے کہ اس کی پیداوار یا سپلائی کم ہے اور مانگ زیادہ ہے تو ظاہر ہے کہ حکومت کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر سکے گی۔ لیکن اگر نرخوں میں اضافہ کسی شخص یا اشخاص کی بلیک مارکیٹ یا ذخیرہ اندوزی کے باعث ہوگا۔ تو متعلقہ حکام سخت ترین اقدام کریں گے اور اس سلسلہ میں کسی سے رعائت نہیں کی جائے گی۔

مسٹر اختر حسین نے کل صبح اپنی پریس کانفرنس میں کہا اشیائے خوردنی کے نرخوں میں اضافہ کا رحجان ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عوام اپنی ضروریات کو جس قدر ہو سکے کم کریں۔ اس طرح بازار میں اشیاء کی مانگ کم ہوگی تو نرخ خود بخود کم ہو جائیں گے

جب آپ کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی گئی کہ گھی کے نرخوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے تو آپ نے کہا کہ حکومت اس حقیقت سے بے خبر نہیں تاہم لوگوں کو بھی خالص گھی کی سپلائی کم ہونے کے پیش نظر اپنی غذائی عادات بدلنی چاہئیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ باشعور لوگ بلا تاخیر بناسپتی گھی کا استعمال شروع کر دیں۔

آپ نے بتایا کہ آلوؤں کے نرخوں میں اضافہ کی ایک وجہ یہ ہے کہ راولپنڈی کے علاقہ میں بارشوں کے باعث آلوؤں کی فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

ولادت

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ظفر اپمپیریل کسٹم ہاؤس کراچی کو خدا تعالےٰ نے ۷ نومبر ۵۹ء بروز جمعہ پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کی پوتی اور مکرم شیخ ارشاد احمد صاحب انسپکٹر مارکیٹ لائلپور کی نواسی ہے احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اسوقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ــــ ربوہ

ربوہ ۱۲ر نومبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے ــ احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ بوقت سوا دس بجے صبح۔ ربوہ ۱۲ر نومبر ۱۹۵۹ء)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۲ر نومبر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل بازو میں کچھ درد کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت وصحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ــــ ربوہ
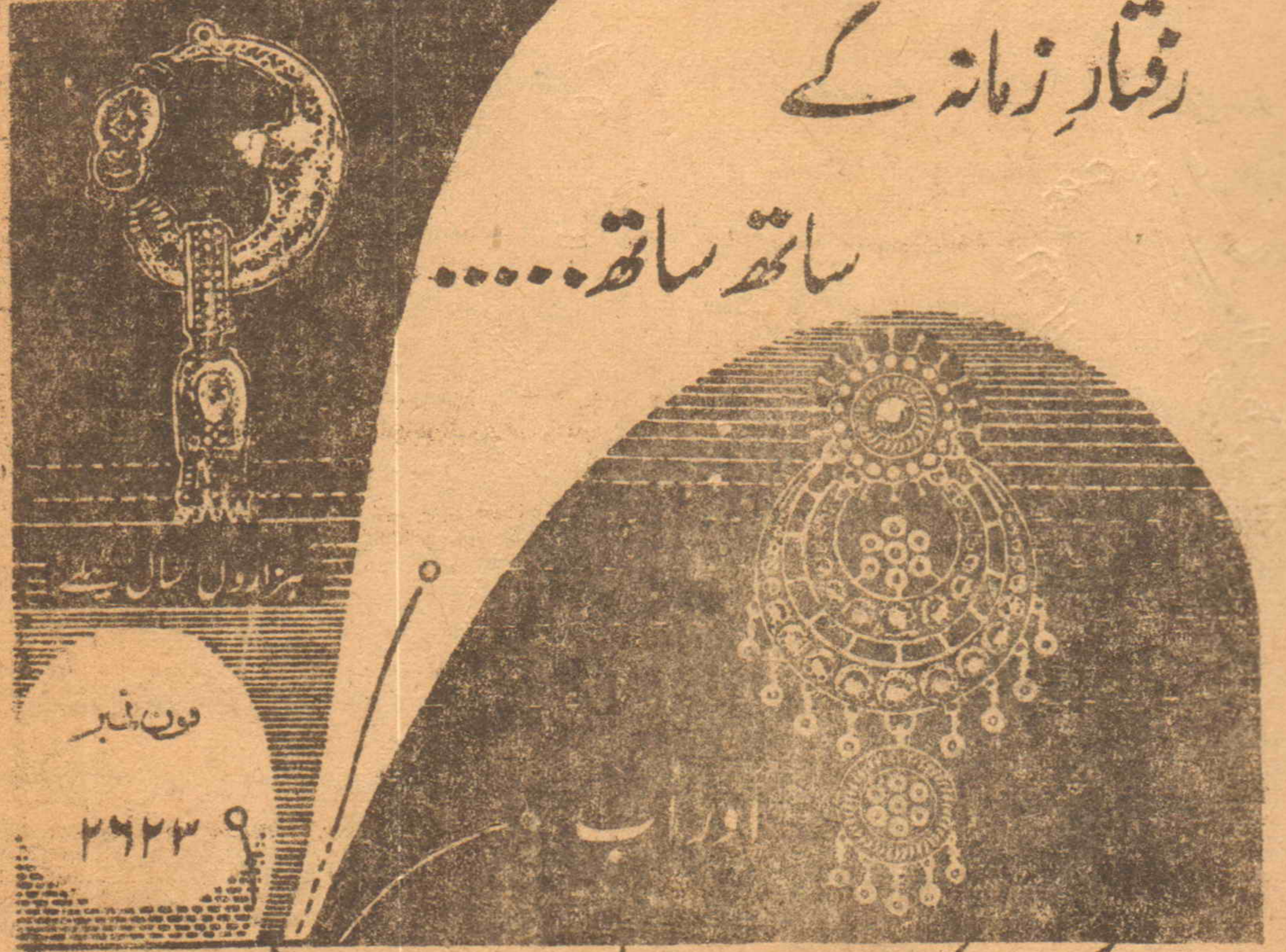
"اسلام اور انشورنس" کے موضوع پر پُرمغز مقالہ

ربوہ ۱۲ر نومبر۔ کل مورخہ ۱۱/۱۱/۵۹ بروز بدھ اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ایک اہم مجلس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں کرم مالک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ نے اسلام اور انشورنس کے موضوع پر ایک پُرمغز اور پُر از معلومات مقالہ پڑھا۔ یہ اجلاس ٹھیک چار بجے کیمسٹری تھیٹر میں زیر صدارت جناب عبدالسمیع صاحب صدر اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو عطاء المجیب صاحب راشد نے کی۔ اس کے بعد فاضل مقالہ نویس نے اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے انشورنس کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کیا۔

حاضرین نے بہت توجہ سے اس کو سنا۔ مقالہ کے بعد سوالات کے وقفہ میں حاضرین نے دلچسپ سوالات کئے۔ جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ اس اجلاس میں کالج کے طلبأ کے علاوہ اہل ربوہ بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ (سیکرٹری)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ نومبر ۵۹ء

دُنیا کا امن

بسلسلہ الفضل ۱۱ نومبر ۵۹ء

جیسا کہ ہم نے پہلی قسط میں بتایا ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ دنیا میں ایک نہ ایک دن امن ضرور قائم ہو جائے گا۔ اور ہمارے اس عقیدہ کی بنیاد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی مسیح موعود پر ہے۔ جس میں آنحضرت صلعم نے "یضع الحرب" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور ایک دوسری قرأت میں لفظ "حرب" کی جگہ "جزیہ" کا لفظ بھی ہے۔ اور یہ کوئی فرق نہیں ہے حرب اور جزیہ میں جو تعلق ہے۔ وہ واضح ہے۔

دنیا میں امن کے معنی یہی ہیں کہ "حرب" ختم ہو جائے جس کی خواہش آج تمام اقوام عالم کے افراد کے دلوں میں کسما رہی ہے۔ اور جس کا اظہار دُنیا کی درجہ اول کی اقوام کے لیڈر اپنی تقریروں میں بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔ اور حرب اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتی۔ جب تک بڑی اقوام چھوٹی اقوام کی لوٹ کھسوٹ بند نہ کریں۔ یعنی یضع الجزیہ کا عالم نہ ہو جائے۔ بڑے بڑے جھگڑوں میں جو وجۂ تنازعہ ہے وہ اب ایک دوسرے کے ملک پر قبضہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ دُنیا کے ان علاقوں پر اثر جمانا اور قائم رکھنا ہے۔ جو پسماندہ ہیں۔ مگر جہاں قدرتی پیداوار کے ذخیرے موجود ہیں۔ تیل ہی کو لے لیجئے۔ دنیا کے ذخیروں کی ایک بہت بڑی فی صد مقدار مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں پائی جاتی ہے۔ جن پر امریکہ اور برطانیہ کی اجارہ داری ہے اور ایک علاقہ پر روس کا قبضہ ہے۔ یہ صرف ایک چیز ہے جس پر قبضہ اور اجارہ داری قائم رکھنے کے لئے روس امریکہ اور برطانیہ زمین و آسمان کے قلابے ملانے کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار ہیں۔ مگر ایک دوسرے کو یہ بات ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ گو فوری طور پر یہ تمام ذخیرے میرے ہاتھ نہ آئیں۔ لیکن دوسروں کے قبضہ میں بھی نہ رہیں۔ بعد میں آہستہ آہستہ میں اس پر اپنا قبضہ جما لوں گا کیونکہ جن لوگوں کے ملک میں یہ ذخیرے موجود ہیں۔ وہ میری قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ دو گذشتہ عالمگیر جنگوں کی حقیقی وجہ یہی تھی کہ بعض اقوام بعض کمزور ملکوں کے علاقوں پر اپنا قبضہ جمانا اور اثر رکھنا اور اگر پہلے ہی قبضہ یا اثر ہے تو اسکو قائم رکھنا چاہتی تھیں۔

آپ دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالیں آپ کو کوئی دور افتادہ سے دور افتادہ قطعۂ ارضی یا جزیرہ یا سمندر ہی کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ملے گا۔ جس پر کسی نہ کسی مغربی بڑی قوم یا تمام مغربی اقوام یا ان میں سے بعض نے اپنا مشترکہ قبضہ یا اثر قائم نہ کر رکھا ہو۔

افریقہ۔ ایشیا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ وغیرہ تمام براعظموں میں مغربی اقوام حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ دنیا میں شروع ہی سے یہ ہوتا آیا ہے لیکن آج جس وسعت اور قوت کے ساتھ مغربی اقوام نے دوسری کمزور اقوام کو دبو چا ہوا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ آج قرآن کریم کی یاجوج و ماجوج کے متعلق جو پیشگوئی ہے کہ من کل حدب ینسلون وہ ان اقوام پر لفظ لفظ صادق آتی ہے۔

الغرض دنیا کی یہ صورت حال ہے کہ مغربی اقوام جن میں پیش پیش امریکہ۔ روس برطانیہ اور فرانس ہیں۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور تیندوے کے تاروں کی طرح کوئی خطۂ ارضی و آبی ہوائی ان کی دسترس اور اثر سے باہر نہیں۔ اور جس پر وہ اپنی ملکیت نہ جتاتی ہوں۔ بلکہ اب تو چاند۔ زہرہ اور مریخ پر بھی اپنے اپنے ملک کے جھنڈے لہرانے کی خواہشات ابھی سے پیدا ہو رہی ہیں۔

یہ اقوام ہیں جو اب دُنیا میں امن کے قیام کے لئے بظاہر مضطرب نظر آتی ہیں۔ برطانیہ بھی امن چاہتا ہے۔ امریکہ بھی امن چاہتا ہے روس بھی امن چاہتا ہے۔ آئزن ہاور بھی اس کے متعلق بڑی بڑی پائیدار اور جاندار باتیں کہتے ہیں۔ اور حال میں روس کے خروشچیف نے تو اس کو ہر تقریر کا تکیۂ کلام اور موضوعِ سخن ہی بنا لیا ہے۔ اس سے اور کچھ نہیں تو اتنا پتہ ضرور چلتا ہے کہ دنیا جنگ سے تنگ آ چکی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکل آئے۔ جس سے دنیا میں دائمی امن قائم ہو جائے۔ یہ خواہش بڑی مبارک ہے اور جیسا کہ ہمارا عقیدہ ہے۔ دنیا کی یہ خواہش ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ اور دنیا میں گذشتہ دو عالمگیر جنگیں ہوئی ہیں وہ اس لحاظ سے ضرور مستفید ہوئی ہیں کہ ان کے بعد دنیا پائیدار امن کے قیام کے لئے دل سے خواہشمند نظر آتی ہے اگر یہ جنگیں نہ ہوتیں تو بہت ممکن تھا کہ کسی وقت یکدم جنگ کا کوہ آتش فشاں پھوٹ پڑے تاکہ تمام دُنیا فنا ہی ہو جاتی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ بیان کیا ہے کہ کشتی میں بیٹھا بہت اضطراب ظاہر کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ دوسرے لوگ اس کی حرکتوں سے بیزار ہو رہے تھے۔ ملاح نے پکڑ کر اسے دریا میں ڈال دیا۔ غوطے کھانے لگا تو پھر پکڑ کر اسے کشتی پر سوار کر لیا۔ اب وہ نہایت خاموشی سے ایک کونے سے لگ کر بیٹھ کر گیا۔ عالمگیر جنگوں کا بھی یہی اثر ہوا ہے۔ بڑے بڑے جنگجو رام ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر یہ ایک حد تک ہی ہے۔ انسان بھول بھی جلد جاتا ہے۔ تاہم انسانی فطرت کے مطابق دائمی امن کی تمہید اسی طرح باندھی جا سکتی ہے۔ تاکہ اسی طرح انسان صحیح مساوات برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا سبق سیکھے اور روحانی انقلاب کے لئے تیار ہو۔ مگر محض جنگ کی ہلاکتوں اور تباہیوں کا خوف پائیدار امن پیدا نہیں کر سکتا ہے۔ پائیدار امن کے قیام کے لئے خوفِ خدا کی ضرورت ہے۔ از سرِ نو اخلاق اور روحانیت کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ مادہ پرستی سے صرف تباہی کا خوف ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو بعض صورتوں میں کوئی اثر نہیں کرتا۔ اس وقت دنیا ایک روحانی انقلاب کی حاجتمند ہے۔ روحانیت ہی وہ آئینہ ہے جس میں مادہ پرستی کی کثرت انسانی وحدت کا عکس دکھا سکتی ہے۔ اور ان بجائے ایک دوسرے کو کھانے کے ایک دوسرے کے مددگار اور ہمدرد بن سکتے ہیں۔ اور "بنی آدم اعضائے یک دیگر اند" کا سماں پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تک ایسا نہ ہوگا انسان انسان کو نگلتا اور اقوام اقوام کو کچلنا نہیں نہیں چھوڑیں گی۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ہم اُس کو حقیقت جانتے ہیں تو جس کو مجاز سمجھتا ہے

ہے ہم پر فاش زِ سر تا پا تو جس کو راز سمجھتا ہے
ہم اُس کو حقیقت جانتے ہیں تو جس کو مجاز سمجھتا ہے

سب بال و پر تو نوچ لئے ہیں استکبا کے ناخن نے
اے مرغِ اسیرِ حرص و ہوا تو کیا پرواز سمجھتا ہے

امروز کی پستی کا گھاؤ کیا دوش کی رفعت بھر دیگی
وہ زاغ نہیں کرگس بھی نہیں جس کو شہباز سمجھتا ہے

جب گیت وفا کا چھوڑ دیا اور دل کے تار کو توڑ دیا
بس ایک کھڑاگ سا باقی ہے تو اُس کو ساز سمجھتا ہے

تنویرؔ بڑا ہی ناداں ہے کیا اُس کو خوفِ جہنم کا
جو اُن کی نگاہِ خشم آلود کو بھی اک ناز سمجھتا ہے

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال اور خلافت اولیٰ کا انتخاب

(از محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب - ربوہ)

(۲)

"سب پر اداسی چھا جائے گی"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کے پیش نظر جو کچھ واقعاتی رنگ میں بیان کر سکتا ہوں وہ یہ ہے۔

(۱) ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت اپنے آپ کو سخت حزین پایا اور جیسا کہ حضور نے قبل از وقت فرمایا تھا "اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی" اس دن کے غم کی انتہا نہ تھی۔ اس صدمہ کا اثر آج تک چلا آ رہا ہے۔ وہ دن ہمارے لئے تاریک و تار ہو گیا تھا اور اس دن ایسی سخت اداسی چھا گئی تھی کہ مومنین بے زبان تھے۔ کوئی اونچی آواز سے بات سنائی نہ دیتا تھا کوئی مجلس نہ تھی کہ جس میں لوگ بیٹھے ہوئے باتیں کرتے سنائی دیں۔ ہر ایک شخص اپنے قلب حزیں کو سینہ میں لئے تصویر بے جان کی طرح پھرتا نظر آتا تھا۔ جہاں جماعت احمدیہ کے افراد احمدیہ بلڈنگس میں غم و اندوہ میں وقت کاٹ رہے تھے وہاں مخالف ہنسی ٹھٹھے کو انتہا تک پہنچائے بغیر نہ رہ سکا اور اس نے قبل از وقت فرمودہ کی تصدیق پورے طور پر کر دی۔ چنانچہ میرے کان ان دکھ دینے والے الفاظ کو آج تک یاد رکھے ہوئے ہیں۔

پھر میری آنکھ اس منظر کو نہیں بھولتی کہ موچی دروازہ کے باہر ہمارے زخموں پر کس بے دردی سے نمک چھڑکا گیا۔ حضور کا مصنوعی جنازہ نکالا گیا اور ہمارے مکان کے سامنے سے طرح طرح کی بیہودہ باتیں کرتے ہوئے گذارا۔ پھر موچی دروازہ کے رہنے والے ایک شخص مسمّی محمد سعید نے جو ڈاکٹر کہلاتا تھا ریلوے کے افسروں کو بھکانے کی کوشش کی تاکہ ریلوے والے میت کے بٹالہ تک لے جانے کیلئے بوگی نہ دیں۔ جس پر پرنسپل میڈیکل سکول ڈاکٹر سدرلینڈ کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا گیا۔ کیونکہ سدرلینڈ کو علاج کی غرض سے ہی بلایا گیا تھا۔ اس طرح یہ روک دور ہو گئی۔

حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہا کے الفاظ

میرے جیسے ناچیز خادم جہاں اپنی دلفگاری میں مبتلا باہر کھڑے ہوئے تلخ گھڑیاں گزار رہے تھے وہاں ان کی نظر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اٹھ رہی تھی۔ ان کا کیا حال ہے۔ وہ بھی بے جان جسم کی طرح بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ ایسے حال میں ہی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے وہ الفاظ سننے میں آئے جو آں سیدہ نے عین اس وقت منہ سے نکالے تھے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دم واپسیں لے رہے تھے کہ:

"یا اللہ یہ تو ہمیں چھوڑ رہے ہیں پر تو نہ ہمیں چھوڑیو"

ان الفاظ سے دل کو کچھ ڈھارس بندھی کہ ہمارا یگانہ خدا ہمارا دستگیر ہے۔

لاہور میں نماز جنازہ

حضورؑ کے جسد مبارک کو غسل دیا گیا اور قریب تین چار بجے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم کے مکان کی اوپر کی منزل سے جہاں حضور نے وفات پائی تھی نچلے صحن میں لایا گیا۔ اور حضور کا جنازہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے پڑھا۔ یہ حضور کی پہلی نماز جنازہ تھی جو لاہور میں ہی ادا کی گئی۔

لاہور سے روانگی

نماز جنازہ کے بعد میت ریلوے سٹیشن لاہور پر بند تابوت میں لے جائی گئی۔ اس وقت حضورؑ کی میت کے ہمراہ پانچ چھ سو افراد سے کم نہ تھے۔ گاڑی پانچ بجے کے قریب بٹالہ کے لئے روانہ ہوئی اور نو بجے کے قریب بٹالہ پہنچی۔ تابوت کو جس کے اندر باہر برف رکھی ہوئی تھی ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر کھلی جگہ رکھ دیا گیا۔ اور لاہور سے ساتھ آنے والے احباب (جن میں یہ عاجز بھی شامل تھا) اور وہ احباب جو دوسری جگہوں سے آ شامل ہوئے تھے تابوت کے اردگرد بیٹھے رہے۔ یا زمین پر لیٹ رہے۔ صبح تین بجے کے قریب تابوت کو جسے چارپائی پر رکھا گیا تھا اور لمبے لمبے بانسوں کے ذریعہ کندھا دینے کا انتظام کیا گیا تھا اٹھا کر قادیان روانہ ہوئے۔ راستہ میں نماز فجر ادا کی گئی

قادیان میں آمد اور قیام خلافت

صبح آٹھ بجے کے قریب قادیان پہنچے اور اس مکان میں تابوت رکھا گیا جو مقبرہ بہشتی والے باغ میں بنا ہوا تھا۔ احباب قادیان دارالامان مرد و زن حضورؑ کی آخری زیارت کرنے گئے۔ اور یہ سلسلہ کئی گھنٹہ تک جاری رہا۔ تین بجے کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک پارٹی جس کے پیش رو خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم تھے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور خواجہ صاحب نے حضرت مولوی صاحب سے درخواست کی کہ بیعت خلافت میں کچھ دیر قیل و قال ہوتی رہی۔ اس کے بعد دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ہیں جبکہ بارہ سو کے قریب افراد اس کے سننے کے لئے اردگرد جمع تھے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ احباب مجھ بوڑھے پر خلافت کا بوجھ لاد رہے ہیں جس کے لائق میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ میرے نزدیک مجھ سے زیادہ لائق افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں موجود ہیں جیسا کہ صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ پھر نواب محمد علی خان صاحب اور میر ناصر نواب صاحب وغیرہ افراد بھی جماعت میں موجود ہیں۔ مگر چونکہ جماعت مجھے مجبور کر رہی ہے اس لئے میں بیعت لیتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحب نے یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر صاحبزادی امۃ الحفیظ کو بھی امام چن لیا جائے تو میں ان کے ہاتھ پر بھی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بہرحال ایک مختصر سی تقریر کے بعد حضرت مولوی صاحبؓ نے حاضرین سے بیعت لی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد میت مبارک کی تدفین عمل میں لائی گئی

الغرض ۲۷ مئی کا دن جو ۲۶ مئی کے اندوہناک دن کے بعد آیا جماعت کے لئے اس لحاظ سے بڑا ہی مبارک دن تھا کہ اس خلافت کی بنیاد پڑی اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ جیسے پاک وجود کو خلیفہ چن لیا گیا۔ پھر تمام کی تمام جماعت نے بیعت کر لی اور اس طرح جماعت کی اعلیٰ درجہ کی شیرازہ بندی ہو گئی اور بدخواہ مخالف منہ دیکھتا رہ گیا۔

حضرت مولوی صاحبؓ کا وجود اس منصب کے لئے نہایت مناسب اور بابرکت ٹھہرا۔ کیونکہ احباب کی ارادت اور محبت قریباً اسی طرح نظر آنے لگی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نظر آتی تھی۔

پھر آپ کے وجود میں اللہ تعالےٰ نے یہ قوت بھر دی کہ جب بعد ازاں ان لوگوں میں سے بعض نے جو انتخاب خلافت کے وقت پیش پیش تھے مخالفانہ سر اٹھایا تو حضور نے باآواز بلند فرمایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم خلیفہ ہوئے تھے اُسی طرح خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ بنایا ہے۔ یاد رکھو خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں ہے۔ میری زندگی میں اب کوئی اور شخص خلیفہ نہیں بن سکتا۔ اور نہ کوئی طاقت مجھے معزول کر سکتی ہے۔ دیکھو میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔

الغرض ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خلافت قائم ہوئی۔ اور آج تک خدا تعالےٰ کے فضل سے قائم ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مبارک دور خلافت سے ہماری جماعت کو ہزاروں سال تک مستفیض کرتا چلا جائے

آمین اللّٰھم آمین

مسجد محمود کے لئے دریوں کی ضرورت

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے محلہ دارالصدر جنوبی میں جہاں تحریک جدید کے دفاتر اور کارکنان تحریک جدید کے رہائشی کوارٹرز ہیں۔ ایک خوبصورت اور صاف ستھری مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ و ادام ظلہ مشمول مطالعہ کے اسم گرامی پر "مسجد محمود" رکھا گیا ہے۔ اس معیاری مسجد تعمیر کرنے کا سہرا مکرم ملک صاحب خانصاحب نون ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ و رئیس سرگودھا کے سر ہے جنہوں نے اس کے لئے ایک گرانقدر عطیہ دیا۔ ابھی تک اس مسجد میں دریاں نہیں ڈالی جا سکیں۔ سجدہ گاہوں کی صفائی اور انہیں آرام دہ بنانے کے لئے ان کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ اخراجات کا اندازہ سات سو روپے ہے۔ احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں شرکت فرمائیں۔

رقوم افسر امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام

"مد امانت مسجد محمود"

میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

دینی و علمی معلومات۔ اور کھیلوں کے دلچسپ مقابلے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا بچوں سے خطاب۔ تقسیم انعامات کی تقریب

مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اطفال کے زیر اہتمام اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہوا۔ یہ اجتماع بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ گذشتہ اجتماع میں ۵۰۸ بچے شامل ہوئے تھے اور اس دفعہ ۶۳۲۔ ان میں سے کم و بیش سوا سو بچے بیرونی مجالس اطفال میں سے آئے ہوئے تھے۔ بچوں کے ذوق و شوق کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ پروگرام کے مطابق اجتماع ۲۳ اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہونا تھا لیکن ربوہ کے مختلف محلوں کے بہت سے بچوں نے اپنے مربیوں کی نگرانی میں ۲۲ اکتوبر کی شام کو ہی اپنے اپنے خیمے نصب کر کے میدان اجتماع میں رات بسر کی۔ بچوں کے خیمے چار بلاکوں میں تقسیم کئے گئے تھے یعنی رحمت۔ نصر، صدر اور فضل ان میں سے پہلے تین بلاک ربوہ کے بچوں کے تھے اور فضل بلاک بیرونی مجالس کے بچوں پر مشتمل تھا ہر بلاک کا الگ رنگ مقرر تھا۔ اسی رنگ کا بیج اس بلاک کے ہر بچے کے گلے میں لگا ہوا تھا۔

دینی و علمی معلومات اور کھیلوں کے مقابلے

اس موقعہ پر دینی۔ علمی اور ذہنی معلومات کے جو تحریری، تقریری اور زبانی مقابلے ہوئے اسی طرح مختلف مفید کھیلوں کے جو پروگرام بنائے گئے تھے ان سب میں قریباً ہر عمر کے بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بلکہ اکثر مقابلوں میں بچے اتنی تعداد میں آ جاتے تھے کہ ان سب کو موقع دینے اور وقت کے اندر پروگرام کو ختم کرنے میں کارکنوں کو کافی دقت پیش آتی رہی اس سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ مقابلوں میں بڑی عمر کے بچے پیش پیش ہوتے تھے جس کی وجہ سے چھوٹی عمر کے بچوں کو آگے آنے اور اپنے جوہر دکھانے کا حوصلہ کم ہی ہوتا تھا۔ اس دفعہ بچوں کے دو گروپ بنائے گئے تھے۔ ایک بڑی عمر کے بچوں کا اور دوسرا چھوٹی عمر کے بچوں کا۔ اس کی وجہ سے سبھی بچوں کو اپنے اپنے گروپ کے مقابلوں آ کر اپنے اپنے کمالات ظاہر کرنے کا خوب موقع مل گیا۔

(ان مقابلوں میں اول دوم۔ سوم آنے والے بچوں کے ناموں کا اعلان رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ نومبر میں کیا جا رہا ہے)

پروگرام کی مختلف شقیں

اجتماع کے دوران نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ جن میں سب بچے شریک ہوتے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا جس پر اجتماعی پروگرام کے علاوہ فارغ اوقات میں بچے خوش الحانی سے نظمیں پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ صبح کے وقت جب اذان کا وقت ہوتا تو لاؤڈ سپیکر پر اذان ہونے کے علاوہ ہر خیمے کے بچے اپنے اپنے خیمے کے آگے بلند آواز سے اذانیں دیتے اور اس طرح ربوہ کی فضا اذانوں سے گونج اٹھتی تھی۔ نماز فجر کے بعد سب بچے اجتماعی ورزش میں حصہ لیتے پھر اپنے مربیوں کی نگرانی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے اس کے بعد ناشتہ ہوتا اور ناشتے کے بعد دیگر مقابلے شروع ہو جاتے۔ تقریری و تحریری مقابلہ بیت بازی۔ پیغام رسانی۔ دینی معلومات اور ذہانت کے پرچوں میں اور اسی طرح کھیلوں میں سے کبڈی اور جھنڈا اچک میں بچوں نے خاص طور پر بہت دلچسپی لی۔ یہ امر خوشکن تھا کہ دینی معلومات کے مقابلہ کا معیار پہلے سے بلند تھا ۲۴ اکتوبر کی رات کو چوہدری شبیر احمد صاحب نے میجک لینٹرن پر تصاویر دکھائیں اور تقریر کی۔ تصاویر میں یہ بتایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعے کس طرح دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے اور مساجد تعمیر کی جا رہی ہیں۔ یہ تصاویر بھی بچوں کے لئے خاص دلچسپی کا موجب تھیں۔

متعدد بزرگوں کی شرکت

متعدد بزرگوں نے بھی اطفال کے اجتماع میں تشریف لا کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے احمدی بچوں کے نام ایک خاص پیغام تحریر فرما کر ارسال فرمایا جو ۲۴ اکتوبر کو بچوں کو سنایا گیا اور بچے اس سے بہت متاثر ہوئے۔ یہ پیغام الفضل میں شائع ہو چکا ہے ہم محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دو بار اجتماع اطفال میں تشریف لائے اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ محترم میر داؤد احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تشریف لائے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تقریر

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تو متعدد بار تشریف لائے۔ آپ نے خیموں کا معائنہ فرمایا بچوں کی کھیلیں دیکھیں۔ مورخہ ۲۵ اکتوبر کو ان سے خطاب بھی فرمایا۔ جس میں آپ نے انہیں نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بچوں کو ان امور کو اختیار کرنے کی خاص طور پر تلقین فرمائی (۱) محنت اور نظم و ضبط کی عادت (۲) اطاعت اور فرمانبرداری (۳) جھوٹ سے بکلی اجتناب (۴) نماز باجماعت کی پابندی۔ (۵) اطفال کی تنظیم اور سلسلہ کے دیگر کاموں میں ذوق و شوق سے حصہ لینے کی عادت۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ان امور میں سے ایک ایک کو لے کر نہایت عام فہم اور دلنشین انداز میں ان کی تشریح کی اور بتایا کہ ان امور کو کیوں اختیار کرنا چاہئیے۔ ان کے کیا کیا فوائد ہیں۔ اور ان کے اختیار کرنے سے دینی اور دنیوی لحاظ سے کیا نقصان ہوتے ہیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی بچے کو یہ امر ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئیے۔ کہ وہ ایک الٰہی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے اور ایک دینی جماعت کی نئی پود ہیں۔ جس نے بڑے ہو کر اسلام اور احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور دین کے تمام کاموں کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اس لئے انہیں ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہئیے اور کوئی ایسی عادت اور ایسا فعل اختیار نہیں کرنا چاہئیے جس سے اسلام اور احمدیت بدنام ہو۔

تقسیم انعامات

آخری دن تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تشریف لا کر اپنے ہاتھ سے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے اس موقعہ پر مختصر تقریر بھی فرمائی۔ اور بچوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی مورخہ ۲۵ اکتوبر کو بعد دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خط

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ۔ لائلپور)

۱۹۱۹ء کی بات ہے کہ خاکسار نے بی اے کا امتحان پاس کیا اور آئندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مشورہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ آپ قانون کا امتحان پاس کریں، کیونکہ ہمیں وکیلوں کی بہت ضرورت پیش آئے گی۔ چنانچہ بعد کے واقعات نے ایسا ہی ثابت کیا۔ ۱۹۱۹ء میں جہاں تک میرا علم ہے جماعت میں صرف تین چار وکیل تھے اور اب تو بفضل خدا یہ تعداد ایک سو کے قریب ہو گی۔

امتحان کے بعد وکالت کا کام جاری کرنے سے پیشتر خاکسار اس پیشہ کی مکروہات سے خائف تھا۔ جس کے متعلق میں نے حضور کو خط لکھا اور حضور نے مندرجہ ذیل جواب بھجوایا۔ جس سے ہر شخص خصوصاً وکالت پیشہ احباب کو فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور اسی غرض سے میں یہ خط الفضل میں شائع کرا رہا ہوں وھوھذا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور نے آپ کے خط پر فرمایا:

"میں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی پیشہ نہیں کہ جس کو آدمی دلیری کے ساتھ اختیار کرے۔ اور بددیانتی پر مجبور ہو۔ ہمیشہ دل کی کمزوری انسان کو بدی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ وہ مصائب کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور بعض دفعہ عین اس وقت نیکی کے درخت کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے جبکہ وہ شگوفہ نکالنے کے لئے تیار ہی ہوتا ہے۔" والسلام۔

خاکسار نواب الدین افسر ڈاک ۲۵/۱۱/۱۹۲۱

عاجز کو جو فیض اس خط سے پہنچا وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔

غَمْرَتُ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْہَ رِجَالِیْ

خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ لائلپور ۵/۱۱/۵۹

عینوانی میں احمدیہ مسجد

جماعت احمدیہ عینووالی قریباً ۳۰ سال سے قائم ہے جماعت بوجہ غربت اور قلیل تعداد کی وجہ سے اکثر مختلف جگہوں میں نماز ادا کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور چند دوستوں کو توفیق دی اور میں نے اپنے گھر کے ایک حصہ میں مسجد تعمیر کروائی ہے اب باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔

(دین محمد احمدی عینووالی ڈاکخانہ نارووال ضلع سیالکوٹ)

لجنہ اماء اللہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی مختصر روئیداد

تلاوت قرآن کریم اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اختتامی تقریر

پروگرام شب بعد نماز عشاء

عشاء کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کا مقابلہ ہوا۔ جج کے فرائض استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ۔ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور استانی سردار صاحبہ سپرنٹنڈنٹ جامعہ نصرت ہوسٹل نے ادا کئے۔ تیرہ لڑکیوں نے اس میں حصہ لیا۔

جج کا فیصلہ یہ تھا۔

اوّل۔ امینہ مرزا اور نسیم قادر بخش

دوم۔ رضیہ بیگم

سوم۔ زینب بیگم اور بشریٰ

اس کے بعد معیار دوم کے انعامی تقریری مقابلہ میں جو چند لڑکیاں حصہ لینے والی باقی تھیں۔ انہوں نے تقاریر کیں۔ اور اجلاس ساڑھے نو بجے برخاست ہوا۔

اجتماع کا تیسرا دن ۲۵ر اکتوبر بروز اتوار

۲۵ر اکتوبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے زیر صدارت صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم نظم اور عہد نامہ دہرانے کے بعد فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا فی تقریر پانچ منٹ وقت دیا گیا۔ جج کے فرائض شمیم صاحبہ نمائندہ پشاور۔ منظور النساء لیکچرار جامعہ نصرت اور سعیدہ حبیب لیکچرار جامعہ نصرت نے ادا کئے۔ شامل ہونے والیوں کی تعداد سترہ تھی۔

جج کے فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل لڑکیاں انعامات کی مستحق قرار دی گئیں۔

(اوّل) امۃ القدوس تھرڈ ایئر

(دوم) قمر النساء فسٹ ایئر

(سوم) رضیہ سلطانہ دہم

(خاص انعام) بشریٰ صدیقہ دہم

مقابلوں کے ساتھ ہی مضمون نگاری کا بھی مقابلہ ہوا۔ جس میں آٹھ لڑکیوں نے حصہ لیا ان میں سے انعام کی مستحق مندرجہ ذیل قرار دی گئیں۔

اوّل:۔ امۃ الباری فورتھ ایئر

دوم:۔ صادقہ نمائندہ کوئٹہ

سوم:۔ امۃ الواحد جماعت دہم

مقابلوں کے بعد مندرجہ ذیل نمائندگان نے مجمع سے خطاب کیا اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا نیز بہنوں اور بچیوں کو مفید نصائح کیں۔

۱۔ بیگم شفیع صاحب لاہور

۲۔ صغریٰ فاطمہ از بہاولنگر

۳۔ مسعودہ صاحبہ ربوہ

۴۔ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور

۵۔ صالحہ ریاض صاحبہ مشرقی افریقہ

۶۔ نصرت صاحبہ صدر لجنہ سیالکوٹ

۷۔ شمیم اختر صاحبہ نمائندہ پشاور

بعد ازاں تمام مقابلوں میں اول دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں کو انعامات دئے گئے۔

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی اختتامی تقریر

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے الوداعی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ لجنات کی گذشتہ سال کی کارگذاری دیکھنے اور ان کی رپورٹیں پڑھنے پر بھی بہترین کام کرنے والی لجنہ کا فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔ اجتماع سے چند روز قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام جو آپ نے خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو دیا تھا شائع ہوا۔ اس میں آپ نے کسی مجلس کی گذشتہ سال کے کام کے مقابلہ پر ترقی کرنے کے چار معیار بیان فرمائے ہیں۔ آپ کے بتائے ہوئے معیار ہی میں آپ کے سامنے رکھتی ہوں۔ اور حقیقت میں انہیں چاروں کے مطابق آپ آئندہ سال فیصلہ کر سکتی ہیں کہ آپ کی لجنہ اماء اللہ نے ترقی کی ہے یا نہیں۔ وہ چار معیار یہ ہیں۔ پہلا معیار جماعت کی تعداد ہے اگر آپ کی لجنہ کی ممبرات کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ تو یقیناً آپ کی جماعت اور لجنہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اگر لجنہ کی ممبرات سرگرمی سے کام کریں تو ہزاروں پیاسی روحیں حقیقی اسلام کو قبول نہ کریں اور جماعت کی تعداد نہ بڑھے۔ ابھی تک تو بہت سی ایسی احمدی مستورات بھی ہیں جو لجنہ کی تنظیم میں شامل نہیں۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی ایک عورت بھی آپ کی تنظیم سے باہر نہ رہے۔

دوسرا معیار مالی قربانی ہے۔ اگر ہم ایک سال کوشش کر کے مالی قربانی زیادہ کرتے ہیں اور دوسرے سال وہ جوش و جو پہلے سال تھا باقی نہیں رہتا۔ تو یہ حقیقی قربانی نہیں۔ قربانی وہی ہے جس میں جمود نہ ہو بلکہ ہر سال پہلے سے زیادہ ہو اپنی کارگذاریوں کی اطلاع دیتے وقت آپ کو خود موازنہ کرنا چاہیئے کہ کیا سال زیر رپورٹ میں آپ کی لجنہ مالی قربانی کے لحاظ سے گذشتہ سال سے بہتر رہی ہے یا نہیں۔

تیسرا معیار جماعت کی تنظیم ہے۔ اگر مذکورہ بالا دونوں معیاروں کے مطابق لجنہ ترقی بھی کر رہی ہے۔ تب بھی اگر اس کی تنظیم مکمل نہیں تو اس جماعت یا لجنہ یا مجلس کا کام مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ لجنہ اماء اللہ کی تمام ممبروں کا تعلق اسی طرح ہونا چاہیئے جس طرح ایک عمارت کی اینٹیں ہوتی ہیں اگر ایک اینٹ بھی ٹیڑھی لگ جائے۔ تو ساری عمارت کے لئے خطرہ ہو جاتا ہے لجنات کی ممبرات کو اپنی عہدہ داروں کی مکمل اطاعت کرنی چاہیئے۔ قرآن کریم کی تعلیم بھی اسی محور پر گھومتی ہے کہ اطیعو اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم بڑی بڑی لجنات میں بھی معمولی معمولی باتوں پر جھگڑوں کی اطلاع آتی رہتی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ سب کو مل کر اپنے آپ کو منظم کرنا چاہیئے تاکہ ہم سب کی کوششوں سے اللہ تعالے محمد رسول اللہؐ کی حکومت کو ساری دنیا میں قائم کر دے۔

چوتھا معیار جس سے کسی مجلس کی ترقی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جماعت کی تربیت ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اگرچہ ہماری مستورات ہماری قربانیوں میں مردوں سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ لیکن تربیتی لحاظ سے ابھی تک وہ بہت پیچھے ہیں۔ پس میں لجنات کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ سب سے زیادہ توجہ تربیت کی طرف دیں۔ اور اس لحاظ سے سب سے زیادہ ذمہ داری ربوہ کی مستورات پر عائد ہوتی ہے۔ باہر سے آنے والی مستورات کی تنقیدی نظر ہمیشہ مرکز پر پڑتی ہے۔ اس لئے ربوہ کے تمام اداروں کا فرض ہے کہ وہ ربوہ کی مستورات اور بچیوں کی اخلاقی لحاظ سے ایسی تربیت کریں کہ وہ نہ صرف پاکستان کی دوسری عورتوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کی عورتوں کے لئے نمونہ بنیں۔ انگلستان۔ یورپ اور امریکہ سے آنے والی خواتین اگر ربوہ میں آئیں تو ان کو دیکھ کر متاثر ہوں اور یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ حقیقت میں ان کا عمل ان کے قول کے مطابق ہے۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اعلان کیا کہ آئندہ سال کے لئے ہم نے مختلف کاموں کے لئے نمبر مقرر کر دئے ہیں۔ ان کے مطابق جو لجنہ سب سے زیادہ نمبر لے گی۔ وہ بہترین قرار دی جائے گی۔ شعبہ تعلیم و تربیت۔ (۲۰) شعبہ رشد و اصلاح (۱۰) شعبہ مال (۲۰) شعبہ خدمت خلق (۱۰) شعبہ نمائش (۱۰) شعبہ ناصرات الاحمدیہ (۱۰) مصباح (۱۰) اور متفرق تحریکات (۲۰) عہد نامہ دہرانے اور دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

ایک خصوصی تقریب

۲۵ر اکتوبر شام کو پانچ بجے نصرت گرلز ہائی سکول کے سٹاف نے استانی میمونہ صاحبہ کو الوداعی پارٹی دی اور اس میں تمام بیرونی نمائندوں کو بھی مدعو کیا۔ استانی میمونہ صاحبہ سکول سے ریٹائر ہو کر اب مستقل طور پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں کام کر رہی ہیں۔ لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے سکول ابھی تک یہ پارٹی نہ دے سکا تھا۔ اس پارٹی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ممبرات بیرونی نمائندگان خاندان۔ حضرت مسیح موعودؑ کی خواتین اور کئی دیگر مستورات نے شرکت کی۔ چائے کے بعد سٹاف نصرت گرلز سکول کی طرف سے استانی جی کی خدمت میں ایک ایڈریس اور ایک سونے کی انگوٹھی بطور تحفہ پیش کی گئی۔ اس کے بعد استانی جی نے ایڈریس کا جواب دیا۔ اور سکول کے ساتھ اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کیا۔ آخر میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے نصرت اولڈ گرلز ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی اور اس امر کا اظہار فرمایا کہ تمام پرانی طالبات کو اس کا ممبر بنایا جائے۔ اور ان سے سکول کے لئے چندہ لیا جائے۔ آپ نے وعدہ بھی کیا کہ اس سلسلہ میں جتنا مجھ سے ہو سکا میں بھی مدد کروں گی۔ انشاء اللہ جہاں جہاں بھی نصرت سکول کی فارغ التحصیل لڑکیاں ہوں وہ اپنے پتوں سے دفتر لجنہ کو اطلاع دیں۔ ممبری چندہ صرف ایک روپیہ رکھا گیا ہے۔ لیکن ذی استطاعت بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے پرانے سکول کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دیں۔

خاکسارہ

— امۃ الحمید —

تحریک جدید خدائی تحریک ہے

(از مکرم چوہدری احمد جان صاحب - ربوہ)

خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے چودھویں صدی کے سر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کے ذمہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ تھی۔ کیونکہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو پورا کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اور پھر خود خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

یہ کام بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہوا لیکن خدا تعالیٰ خاموش تماشائی بنا پسند نہیں کرتا۔ اس نے ایک اصولی فیصلہ کر رکھا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا معہ (یعنی ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد فرماتے ہیں) وہ اسی کے حکم کے مطابق اسی کے دین کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ انسان کمزور ہے اور اس کی سعی اس وقت تک نا مشکور رہتی ہے جب تک اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد نہ کرے۔ اور پھر دنیا بھر میں اسلام کو پھیلانا تو اتنا کٹھن کام ہے کہ انسانوں کے بس کا روگ نہیں لوگوں کی گردنوں کو تو زیر کیا جا سکتا ہے لیکن دلوں کو تسخیر نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا نہ ہو اور اس تبدیلی کا پیدا کرنا بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ اپنے اس فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر میدان میں نصرت فرمائی اور ہر آنے والے سال جماعت احمدیہ کا قدم آگے بڑھتا گیا۔ اور احمدیت کی تبلیغ پھیلتی چلی گئی

۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک سکیم القاء فرمائی۔ جسے پہلے تین سال کے لئے سمجھا گیا۔ جماعت نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ یہ تین سال گذر گئے تو پتہ چلا کہ تبلیغ اسلام کا کام اتنے دنوں میں ختم ہونے والا نہیں اس لئے اسے دس سال کر دیا گیا اور پھر انیس سال اور آخر خدا تعالیٰ نے تدریجی طور پر یہ توجہ دلا دی کہ اسلام کی تبلیغ تو ایک مستقل کام ہے اس کو جاری رہنا چاہیئے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اعتراف ہے کہ یہ تحریک میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نبوت ۱۳۲۱ ہش / ۱۹۴۲ء)

یہ جاننے کے لئے کہ واقعی کوئی تحریک یا جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا نہیں ایک اور کسوٹی بھی ہمارے پاس موجود ہے، اور وہ اس کی کٹھن حالات میں کامیابی اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نصرت ہے۔ جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے شاید اس کی کامیابی اور ترقی کے سلسلہ میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آج جس طرح دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور ہزاروں ہزار انسان معصیت کے گڑھے سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں اور جگہ جگہ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی پکار دن میں پانچ بار سنائی دیتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر شہادت کی آواز گونجتی ہے وہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ تحریک جدید کسی انسان کی قائم کردہ نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کی تائید سب سے بڑا احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس عہد پر پورا اترنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ قریب تر لانے کے لئے ہر احمدی جان و مال کی قربانی پیش کرنے سے گریز نہ کرے۔ خدا تعالیٰ نے تو بہر حال اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی نصرت کرنی ہے اور دنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ مگر مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے مال و جان اسلام کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اسلام کو دنیا میں پھیلا کر دم لیتے ہیں۔

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی قائم کردہ تحریک ہے اور اس میں حصہ لینا عین سعادت ہے کیونکہ تحریک جدید اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ضمانت ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی جان و مال پیش کر دینا احمدی کا فرض ہے۔ آپ اگر تحریک جدید کے مطالبات کو پورا کر رہے ہیں تو لائق صد مبارکباد ہیں اور اگر اب تک اس سعادت سے محروم ہیں تو آج ہی شامل ہو جائیے اور

۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ۴۶ ویں سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ آج ہی اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا اور اپنی فیملی کے تمام ممبروں کا وعدہ لکھوا دیجئے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

تعزیتی قرار دادیں

نوٹ:۔ محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم کی وفات پر ربوہ کے دو تعلیمی اداروں اور ان کے محلہ کی طرف سے جو تعزیتی قرار دادیں پاس ہوئیں وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ادارہ)

اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مورخہ ۸ نومبر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں سکول کے ایک ریٹائرڈ سٹاف ممبر محترم صوفی نذیر احمد خانصاحب رحمانی کی وفات پر تعزیت کی یہ قرارداد منظور کی گئی۔

مرحوم کا تعلق ہمارے سکول کے ساتھ کوئی معمولی تعلق نہ تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ان کی ساری زندگی ہی اس سکول میں تعلیمی مصروفیات اور تربیت اطفال میں گزری تو بے جا نہ ہوگا۔ ان کی ذاتی زندگی اتنی بے داغ تھی کہ اس کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ اپنے ساتھی اساتذہ اور عزیز طلباء کے ساتھ ان کا سلوک بے مثال تھا۔ وہ بیک وقت ایک قابل استاد۔ ایک ہمدرد رفیق اور روحانیت کا ایک مثالی نمونہ تھے ۱۹۶۹ء میں سکول ہذا کی ملازمت سے ریٹائر ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں سکول سے اپنا تعلق استوار رکھا۔ ان کی وفات سے بلاشبہ ایک نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے ہم اساتذہ و طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مرحوم کے پسماندگان سے اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اساتذہ و طلباء
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

مرحوم نہایت نیک۔ عابد۔ متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ جامعہ احمدیہ میں بھی کچھ عرصہ تک بطور آنریری ٹیچر کام کرتے رہے۔ آپ ایک نیک دل استاد تھے اور طلبہ کے لئے ایک نمونہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ

محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ

اہل محلہ دار الصدر جنوبی ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سلسلہ احمدیہ کے ایک پرانے خادم اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک قدیم استاد محترم جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی کی وفات پر دلی رنج و الم اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم محلہ دار الصدر جنوبی سے تعلق رکھتے تھے اس لئے اہل محلہ ذاتی علم اور مشاہدہ کی بناء پر جانتے ہیں کہ کس طرح ان کا دل ہمیشہ مسجد سے اٹکا رہتا تھا۔ اور پنجوقتہ نمازیں وہ ہمیشہ محلہ کی مسجد میں صف اول میں شامل ہو کر ادا کیا کرتے تھے

اہل محلہ اس صدمہ میں مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ماسٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(عبد العزیز واقف زندگی
صدر دار الصدر جنوبی ربوہ)

قائدین مجالس ہائے خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

گذشتہ مالی سال کے اختتام پر مجالس کی چندہ جات کی وصولی اور مرکز میں ترسیل کے بارہ میں جو پوزیشن ہے اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ عنقریب فرداً فرداً ان کے بقایا جات سے اطلاع کر دی جائے گی۔ نیز ایسی مجالس کے عہدیداروں اور جملہ ارکان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ان بقایا جات کی وصولی اور ادائیگی کی طرف غیر معمولی طور پر توجہ دیں تا کہ سال کے شروع میں بقایا جات صاف ہو سکیں اور موجودہ سال کو ایک کامیاب مالی سال ثابت کیا جائے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

سوڈان میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا

جنرل عبود کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی ناکام کوشش

خرطوم ۱۱ ر نومبر سوڈان کے سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے۔ کہ گزشتہ رات وزیر اعظم ابراہیم عبود کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی ہے۔ اور ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے

حکومت کے خلاف سازش کے انکشاف کے بعد بہت سے فوجی اور غیر فوجی افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش خرطوم کے انفینٹری سکول کے ایک استاد اور فوجی افسر کرنل علی حامد محمد عثمان نے لفٹیننٹ عبدالحامد عبدالمجید کی مدد سے تیار کی تھی۔

عبدالمجید سابق وزیر بلدیات بریگیڈیئر عبدالرحیم شینان کے داماد ہیں۔ جنہیں جنرل عبود کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کے الزام میں ایک فوجی عدالت نے گزشتہ ستمبر میں سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ مگر بعد میں اسے عمر قید کی سزا میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں عبدالمجید کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر کافی ثبوت نہ ہونے کے باعث بعد میں وہ رہا کر دیئے گئے تھے۔

حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سوڈانی حکام نے بتایا ہے کہ عبدالمجید اور بیدل فوج کے بعض دوسرے افسر جنہیں فوجی عدالت نے رہا کر دیا تھا۔ خرطوم کے قریب انفینٹری ڈپو میں گئے اور وہاں سے اسلحہ حاصل کر لیا۔ وہاں سے وہ خرطوم آئے اور خاص خاص پلوں، چوراہوں اور ٹیلیفون اور ایکسچینج پر قبضہ کر لیا۔ خرطوم کے بکتر بند دستے نے ان کی نقل و حرکت دیکھ کر باغیوں کا محاصرہ کر لیا اور ان کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔

خرطوم میں تمام حالات معمول کے مطابق ہیں وزیر اعظم عبود نے سوڈانی وزیر اطلاعات لفٹیننٹ جنرل طلعت فرید کو جو آج کل قاہرہ میں ہیں ٹیلیفون پر بتایا ہے کہ حالات مکمل طور پر حکومت کے قابو میں ہیں۔ تاہم دو باغی لیڈر (جن کے نام نہیں بتائے گئے) فرار ہو گئے ہیں۔

جنرل موسیٰ ۱۶ نومبر کو دربار منعقد کریں گے

لاہور ۱۱ ر نومبر:۔ پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ ۱۶ ر نومبر کو ساڑھے آٹھ بجے صبح فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی میں ایک دربار منعقد کر کے فوجیوں میں شجاعت اور امتیازی خدمات کے لئے اعزازات عطا کریں گے۔ اس سے پہلے یہ تقریب جنرل موسیٰ کے دورہ مشرقی پاکستان کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑی تھی۔ توقع ہے۔ جنرل موسیٰ ۱۵ ر نومبر کو لاہور واپس پہنچ جائیں گے۔ کمانڈر انچیف ایک رنگا رنگ پریڈ کا معائنہ کریں گے۔ اور مارچ پاسٹ کی سلامی لیں گے عام لوگ شریک ہو سکیں گے۔

زون "بی" کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا اب ۱۸ ر نومبر کو نو بجے صبح ایک دربار منعقد کر کے اعزازات عطا کریں گے۔

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات؟

گجرات ۱۱ ر نومبر:۔ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات ضلع گجرات میں دس دن میں ختم ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں تقریباً ستر انتخابی جماعتیں قائم کی جا رہی ہیں جو ایک گزیٹڈ آفیسر کی قیادت میں پھر میں انتخابات کرائیں گی۔ اس امر کا انکشاف آج یہاں ملک عبداللطیف ڈپٹی کمشنر گجرات نے کیا آپ اپنی ماہانہ پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ ۔۔۔ میں پوری کرو وار دانوں میں اضافہ کے پیش نظر کار ۔۔۔ پیری کی دو کاروں میں ماہ کو گشت کے لئے بلائی گئی ہیں۔ بنیادی جمہوریتوں کی نامزدگی کے لئے تین کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ جو ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں موزوں نام منتخب کریں گی۔ منڈی بہاؤالدین کے علاوہ کھاریاں میں بھی ایک سب ڈویژن بنایا جا رہا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ نامزدگی کا فیصلہ کرنے کے لئے جو کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ ان میں محکمہ پولیس کے نمائندے نہیں ہوں گے۔

انڈونیشیا کی پالیسی تبدیل نہیں کی جائیگی

جکارتہ ۱۱ ر نومبر:۔ صدر سوکارنو نے کل جوگجا کارتا کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا اپنی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کریگا۔ خواہ پالیسی کی تبدیلی سے ملک کو بہت بڑا فائدہ پہنچنے ہی کی توقع کیوں نہ ہو۔ آپ نے کہا ہم نظریات کے اختلافات کی پرواہ کئے بغیر سب ملکوں سے دوستی قائم رکھنے کے خواہاں ہیں۔

یونیورسٹیوں کے لئے آئی سی اے کی گاڑیاں

لاہور ۱۱ نومبر۔ امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون (آئی سی اے) نے حکومت مغربی پاکستان کے متعدد محکموں ایجنسیوں اور پنجاب اور پشاور کی یونیورسٹیوں کو پندرہ موٹر گاڑیاں دی ہیں۔

دونوں یونیورسٹیوں کو دو دو گاڑیاں دی گئی ہیں آئی سی اے نے باقی گیارہ گاڑیاں گلگت ایجنسی کے محکمہ زراعت۔ مغربی پاکستان کے محکمہ زراعت لاہور اور پشاور میں دیہی امداد کے محکموں۔ لائل پور اور لاہور کے زراعتی ورکشاپوں اور مغربی پاکستان کے محکمہ صحت اور تحفظ نباتات کو دی ہیں۔ ان موٹر گاڑیوں میں جیپ۔ سٹیشن ویگن۔ کیری آل اور ٹریول آل شامل ہیں

آسٹریلیا امداد جاری رکھنے کو تیار ہے

جوگجا کارتا۔ ۱۱ نومبر۔ آج آسٹریلیا کے نمائندہ نے جوگجا کارتا میں کہا کہ میرا ملک مزید پانچ سال تک کولمبو ملکوں کو امداد دینے کو تیار ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر اس سے زیادہ عرصے کے لئے بھی امداد کی درخواست کی جائے تو میرا ملک اس کے لئے بھی تیار ہوگا

مغربی سرحدوں کے سوال پر دسمبر کے وسط یا شروع جنوری میں بات چیت ہو گی

"صدر کے دورہ ایران کا سنٹو یا سیٹو سے کوئی تعلق نہیں"۔ (منظور قادر)

راولپنڈی ۱۱ ر نومبر وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے صبح یہاں کہا کہ مغربی پاکستان اور بھارت کے سرحدی تنازعات کے تصفیہ کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان دسمبر کے وسط یا جنوری کے شروع میں بات چیت ہو گی۔

ڈھاکہ روانہ ہونے سے قبل چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا" غالباً گمان یہی ہے۔ کہ اس بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت میں ہی کروں گا ایک سوال پر آپ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت نے گفت و شنید کے لئے مختلف تاریخیں تجویز کی ہیں۔ اس لئے تاریخ کے متعلق قطعی فیصلہ ابھی باقی ہے۔ اور اس سوال پر بات چیت جاری ہے۔ آپ نے کہا کہ بھارت میں پاکستان کے اور پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر دونوں حکومتوں سے سلسلہ جنبانی کر رہے ہیں۔ تاکہ کوئی ایسی تاریخ مقرر کی جا سکے۔ جو فریقین کے لئے موزوں ہو۔

وزیر خارجہ سے برطانیہ کی اس اطلاع پر تبصرہ کرنے کی درخواست کی گئی۔ کہ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر نے اس عہد کا اعلان کیا ہے کہ بھارت اور چین کے درمیان سرحدی جھگڑے نے سنگین شکل اختیار کی تو دولت مشترکہ کے ایک رکن کی حیثیت سے پاکستان بھارت کی پوری حمایت کرے گا۔ وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ اس کا دارومدار بھارت کی جانب سے مشترکہ دفاع کی تجویز کی منظوری پر ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان بھارت سے درخواست کرے گا کہ وہ دونوں ملکوں کے مشترک دفاع کی تجویز منظور کر لے۔ یہ کارروائی یک طرفہ نہیں ہو سکتی۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ تہران میں پاکستان کے صدر، ایران کے شہنشاہ اور ترکیہ کے وزیر اعظم کے درمیان ملاقات کے بعد سنٹو یا سیٹو کا کوئی اجلاس نہیں ہوگا۔

منگل قبیلہ

وزیر خارجہ نے کہا کہ مجھے افغانستان سے منگل قبیلے کے ترک وطن کی متعدد اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ لیکن میں اس صورت حال پر تبصرہ کرنے سے گریز کروں گا۔ کیونکہ میں افغانستان کو الجھن میں نہیں مبتلا کرنا چاہتا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں منگل قبیلے کے افراد کی آمد بہت سے مسائل پیدا کر رہی ہے جس میں مہاجرین کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

تہران میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ تین دوست ملکوں۔ پاکستان، ایران اور ترکیہ کی یہ کانفرنس محض اتفاقیہ ہے صدر ایک دوست ملک کے سربراہ کی حیثیت سے ایران گئے ہیں اور ان ملاقاتوں کا سیٹو یا سنٹو سے کوئی تعلق نہیں

وزیر خارجہ نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا کہ آیا پنڈونگ کی بعض طاقتوں نے پاکستان سے درخواست کی ہے۔ کہ چینی صورت حال پر بات چیت کی جائے تاہم وزیر خارجہ نے یہ کہا۔ کہ چند ایشیائی ملک جو بنڈونگ کی بعض طاقتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ تجویز ضرور پیش کر رہے ہیں۔ کہ بعض دوسرے معاملات پر وقتاً فوقتاً مشترکہ طور پر غور ہونا چاہیئے۔

وزیر خارجہ اپنی اہلیہ کی معیت میں ڈھاکہ گئے ہیں۔ اور وہ چھ دن تک مشرقی پاکستان کا دورہ کر کے بنیادی جمہوریتوں کے مقاصد کی وضاحت کریں گے۔

بعد کی اطلاع کے مطابق مسٹر منظور قادر کل شام ڈھاکہ پہنچ گئے۔ ادارہ تعمیر نو کے ڈائرکٹر بریگیڈیر ایف۔ آر۔ خاں بھی ان کے ساتھ ڈھاکہ پہنچے ہیں ہوائی اڈے پر مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر اظفر۔ صوبائی شعبہ تعمیر نو کے ڈائرکٹر۔ گورنر کے ملٹری سیکرٹری اور صوبائی ناظم مارشل لا کے لئے ڈی سی نے ان کا استقبال کیا۔

مزدوروں کیلئے تربیتی ادارے

کراچی ۱۱ ر نومبر پتہ چلا ہے۔ کہ پاکستان کے دونوں صوبوں میں مختلف کیٹیگریوں کے مزدوروں کیلئے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں گے۔

ہم بہترین کھیل کا مظاہرہ کریں گے

ڈھاکہ ۱۱ ر نومبر:۔ آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کے کپتان مسٹر رچی بینو نے کل یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا میری ٹیم کے تمام کھلاڑی پوری طرح مستعد ہیں اور وہ آئندہ ٹیسٹ میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جب رچی بینو کو ان کے اس بیان پر کہ ناریل کے ریشے کی میٹنگ وکٹ پر پاکستانی ٹیم کو آسٹریلیا کے مقابلے میں واضح برتری حاصل ہوگی۔ تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا" یہ خبر درست نہیں"۔ نیز آسٹریلوی ٹیم کے کپتان نے کہا کہ اگرچہ پاکستانی ٹیم کی تاریخ پرانی نہیں ہے تاہم وہ بہت مضبوط ہے۔

کرشنا مینن سے مستعفی ہو جانے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۱ نومبر بھارتی طلبہ کی دائیں بازو کی انجمن "ودیارتھی پریشد"، کی طرف سے کل نئی دہلی میں پوسٹر چسپاں کئے گئے جن میں وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کی کمزور اور کمیونسٹوں کی حمایت کی پالیسی کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور مسٹر مینن سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔

طلبہ کی انجمن نے اعلان کیا ہے کہ کل طلبہ کا ایک مظاہرہ کیا جائے گا۔ مظاہرین مسٹر مینن اور وزیر اعظم پنڈت نہرو کی رہائش گاہوں کے آگے سے گزریں گے۔ جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے واقع ہیں

دنیا سے خوف و ہراس مٹانے کی اشد ضرورت۔ تہران میں صدر پاکستان کی تقریر

"پاکستان کی ترقی ایران کے لئے موجب مسرت ہے" (شہنشاہ ایران)

تہران ۱۲ نومبر۔ کل صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے تہران کے ایک عظیم الشان اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا سے خوف و ہراس مٹانے اور عوام کے دلوں میں جذبۂ آزادی کو زندہ رکھنے کی نہایت سخت ضرورت ہے یہ اجلاس انجمن ... میں منعقد ہوا تھا صدر پاکستان نے کہا جذبۂ آزادی ایسی قیمتی چیز ہے جس سے انسان کا حوصلہ بلند رہتا ہے اور وہ شکست تسلیم نہیں کرتا۔

آپ نے کہا ہمیں اپنے پیچھے ایسی روایات چھوڑنی ہیں جن سے آزادی کا بھرپور جذبہ پیدا ہو اور عوام کے دلوں سے خوف و ہراس مٹ جائے تاکہ وہ آزادی کی حفاظت کے لئے کسی اقدام سے دریغ نہ کریں۔ آپ نے کہا جذبۂ آزادی زندگی کی بقا کے لئے بیحد ضروری ہے اور ہر قیمت پر اس کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا اگر ہم نے نوجوانوں میں صحیح نظریہ پیدا نہ کیا تو ہم اس فرض کی ادائیگی میں غفلت برتیں گے جو قوم اور وطن یا اسٹیٹ کی جانب سے ہم پر عائد ہو گیا ہے۔

کنووکیشن

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل ایران کے دارالحکومت میں اساتذہ، طلبہ، سفارتی نمائندوں اور اعلیٰ حکام کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ جب تک چھوٹی قومیں زندگی کی اعلیٰ اقدار پر عقیدہ برقرار رکھیں گی آزادی کی حفاظت کریں گی اور ان اقدار کو برقرار رکھنے کی خاطر مل کر کام کرتی رہیں گی وہ اپنے جغرافیائی اختصار کے باوجود ناقابل تسخیر رہیں گی۔

صدر نے جس بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا وہ انہیں ڈاکٹر کی اعزازی ڈگری دینے کی غرض سے یونیورسٹی میں منعقد کردہ خصوصی جلسۂ تقسیم اسناد تھا۔ حاضرین میں شہنشاہ ایران بھی تشریف فرما تھے آپ کے ہمراہ وزیر اعظم مسٹر منوچہر اقبال بھی تھے۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا آج کی دنیا میں جو قوت کے دو مصنوعی دھڑوں میں منقسم ہے۔ انسانیت کو سیاسی چیلنج نہیں بلکہ اخلاقی چیلنج درپیش ہے۔ بعض لوگ چھوٹے ممالک کی تقدیر کے بارے میں مایوس ہیں۔ کیونکہ چند بڑے ملکوں کے ہاتھوں بے پناہ اور بے اندازہ قوت جمع ہو جانے کے باعث وہ اسے بنی نوع انسان کی بہبود یا تباہی کے لئے فیصلہ کن طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور اس کی کوئی تلافی نہیں ہو سکے گی تاہم یہ بات بھولنی نہیں چاہیئے کہ انسانی ہاتھ جو اسلحہ استعمال کرتے ہیں انسانی ذہن اور مزاج ان سے کہیں زیادہ قوی اسلحہ ہے اگر ہم میں اور آپ اور آپ کے اور میرے ملک اور ہر دوسرے ملک کا ہر شخص۔ مل کر کام کرتے رہے آزادی کا تحفظ کرتے رہے اور ہمیں اپنے آپ پر۔ انسانیت پر اور ان اعلیٰ نظریات اور اقدار پر یقین رہا جن کی بدولت انسانی زندگی

عظمت، سچائی اور بلندی سے ہم آہنگ ہوتی ہے تو خواہ ہم ایک ملک یا ایک فرد کے طور پر جغرافیائی لحاظ سے کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں بہر حال ناقابل تسخیر اور زندہ جاوید رہیں گے۔ کیونکہ مجموعی انسانی ورثہ اور انسانی کامیابیوں کے لئے ہماری خدمات بہت بڑی ہونگی

صدر نے کہا کہ پاکستان اور ایران کے باشندوں کے درمیان ثقافتی اور مذہبی رشتہ ہے اسے مزید مستحکم کیا جائے گا۔ اور اس طرح امن عالم کو تقویت پہنچائی جائے گی۔

خطبہ اسناد میں یونیورسٹی کے چانسلر ڈاکٹر احمد فرہاد معتمد نے صدر کو انقلاب کے بعد ایک سال کے اندر اندر پاکستان کا اقتصادی اور سماجی نظام درست کر دینے کے متعلق مساعی پر خراج تحسین ادا کیا تھا۔ صدر نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا "اب تک ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے دوسرے ممالک میں ہمارے دلسوز ... اسے اہم بلکہ حیرت انگیز قرار دیتے ہیں۔ تاہم ہمارے نزدیک وہ محض آغاز کار سے زیادہ کچھ نہیں۔

پر رونق تقریب یونیورسٹی پروفیسروں کے ایک جلوس سے شروع ہوئی جو اپنے مخصوص تقریبی لباس میں کنووکیشن ہال میں داخل ہوئے ان کے بعد صدر اور شاہ ایران تشریف لائے شاہ بھی عبا پہنے ہوئے صدر کے ہمراہ بیٹھے ڈاکٹر معتمد کے خطبہ پڑھنے کے بعد صدر کو سیاہ عبا اور کلاہ پہنائی گئی اور ڈگری پیش کی گئی۔

شہنشاہ کی طرف سے ضیافت

گزشتہ شب شاہ ایران نے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے اعزاز میں ایک محفل ضیافت ترتیب دی۔ صدر نے اس میں تقریر کرتے ہوئے کہا "مجھے یقین ہے کہ ایران اور پاکستان ماضی کی نسبت آئندہ ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔ ان کے ... نصب العین اور پروگرام یکسر مشترک ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ یہ دونوں ملک اپنے اپنے عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے مشترک مقصد کے لئے زبردست جد و جہد کر رہے ہیں اس مقصد کے حصول میں شہنشاہ ایران نے جو حیرت انگیز کامیابی حاصل کی ہے وہ ہم سب کے لئے ہمت افزا مشعل راہ ہے"۔

آپ نے کہا میں اس موقع پر دو حقائق کا ذکر کرونگا ایک یہ کہ پاکستان کو سب سے پہلے جس ملک نے تسلیم کیا وہ ایران تھا، دوسرا یہ کہ پاکستان میں دورہ کرنیوالے سب سے پہلے غیر ملکی سربراہ شاہ ایران تھے"۔

شاہ کا جواب

صدر کے خطاب کا جواب دیتے ہوئے شاہ نے کہا کہ اہل ایران کے دلوں میں اہل پاکستان کے لئے زبردست احترام اور محبت موجزن ہے۔ آپ نے صدر کی وساطت سے اہل پاکستان کو اپنی اور اہل ایران کی نیک تمنائیں ارسال کیں۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان اور ایران نے ایک ایسا راستہ اختیار کیا ہے جو ہر پہلو سے ان کے لئے فائدہ مند اور تمام بنی نوع انسان کے لئے مفید ہے۔ یہ راستہ بالکل واضح ہے۔ آپ ۴

۴ نے کہا کہ قائد اعظم دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے معمار تھے"۔

شاہ نے کہا کہ ایران بھی پاکستان کی مانند اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کر کے اسے دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کے مساوی کر دینے کی خاطر جد و جہد کر رہا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے میرے ملک کو امن کی ضرورت ہے۔ اور اسی وجہ سے میرے ملک نے دنیا کے ہر ایک ملک سے خوشگوار مفاہمت کے روابط قائم کرنے کی سعی کی۔ دریں اثنا ہم اپنے بقا اور قومی وحدت کی پوری قوت سے حفاظت کریں گے۔ اسی مقصد کے تحت میرے ملک نے پاکستان اور دوسرے ملکوں سے مشہور معاہدہ کیا۔

خاکسار کی اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ ایک طویل عرصہ سے بعارضہ سوزش جسم اور انصفاء کی سوجن میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت و خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار: نذیر احمد ہیڈ لائبریرین)